السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کے اس خط کے جواب میں یہ خط لکھا جارہا ہے، جس میں آپ نے یہ تحریر کیا ہے کہ امید ہے کہ آپ حسب ذیل آیات کے معنی کی وضاحت فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں گے :

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الأَرضِ يَعلَمُ سِرَّكُم وَجَهرَكُم وَيَعلَمُ ما تَكسِبونَ ٣ ... سورة الانعام

وَسِعَ كُرسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضَ وَلا يَـٔودُهُ حِفظُهُما وَهُوَ العَلِيُّ العَظيمُ ٢٥٥ ... سورة البقرة

وَهُوَ الَّذى فِى السَّماءِ إِلٰهٌ وَفِى الأَرضِ إِلٰهٌ وَهُوَ الحَكيمُ العَليمُ ٨٤ ... سورة الزخرف

امید ہے کہ آپ ان آیات کریمہ کے معنی اور اس احدیث مبارکہ کے معنی کی وضاحت فرمائیں گے جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اس بچی سے پوچھا کہ ''اللہ کہاں ہے؟'' تو اس نے کہا ''آسمان میں۔'' آپ ﷺ نے اس پوچھا کہ ''میں کون ہوں؟'' تو اس نے جواب دیا کہ ''آپ اللہ کے رسول ہیں۔'' تو یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ''اسے آزاد کردو، یہ مومنہ ہے۔۔۔۔؟''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان آیات کریمہ اور حدیث نبوی شریف کے عام معنی تو یہ ہیں کہ ان میں اللہ سبحانہ وتعالی کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق سے بلند وبالا اور ارفع واعلی ہے، تمام مخلوق کا وہ معبود ہے، اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے خواہ وہ چیز چھوٹی ہو یا بڑی، ظاہر ہو یا مخفی، نیز ان میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس سے عجز کی نفی کی گئی ہے۔

خاص معنی کے اعتبار سے ارشاد باری تعالی وَسِعَ كُرسِيُّهُ السَّماوَاتِ وَالأَرضَ کرسی کی عظمت و وسعت نیز اللہ سبحانہ وتعالی کی عظمت اور کمال قدرت پر دلالت کناں ہے۔ وَلا يَـٔودُهُ حِفظُهُما وَهُوَ العَلِيُّ العَظيمُ کے معنی یہ ہیں کہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے مابین ہے، ان کی حفاظت کرنا اللہ تعالی کے لئے گراں یا دشوار نہیں ہے بلکہ اس کے لئے یہ بہت ہی آسان ہے۔ وہ ہر جاندار کے عمل کو دیکھ رہا اور تمام اشیاء کی نگہبانی فرمارہا ہے کہ کوئی چیز اس کی دسترس سے باہر ہے اور نہ وہ اس سے اوجھل ہو سکتی ہے، اس کے سامنے تمام اشیاء حقیر ہیں، متواضع، ذلیل اور چھوٹی ہیں اور سب اس کی محتاج اور فقیر ہیں، وہ غنی، حمید اور اپنے ارادہ کے مطابق کر گزرنے والا ہے، وہ جو کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاسکتا جبکہ بندگان الہی سے پوچھا جائے گا، وہ ہر چیز پر غالب ہے، وہ ہر چیز کا محاسب ہے، وہ نگہبان، بلند وبالا اور عظیم ہے، اس کے سوا کوئی معبود اور پروردگار نہیں، اللہ تعالی نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ :

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الأَرضِ يَعلَمُ سِرَّكُم وَجَهرَكُم وَيَعلَمُ ما تَكسِبونَ ٣ ... سورة الانعام

''اور آسمان اور زمین میں وہی (ایک) اللہ ہے۔ تمہاری پوشیدہ اور ظاہر سب باتیں جانتا ہے اور تم جو عمل کرتے ہو سب سے واقف ہے۔''

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جسے اللہ کہا جاتا ہے وہ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ آسمانوں اور زمین میں بسنے والے، اس کی عبادت کرتے، اسے واحد مانتے اور اس کی الوہیت کا اقرار کرتے ہیں، اسے اللہ کے نام سے یاد کرتے اور شوق اور ڈر سے اسے پکارتے ہیں، سوائے ان جنوں اور انسانوں کے جنہوں نے کفر کو اختیار کر رکھا ہے۔ یہ آیت کریمہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا علم کس قدر بے پایاں ہے۔ اسے اپنے بندوں کے حالات کی اطلاع ہے اور وہ ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے، خواہ وہ اعمال مخفی ہوں یا ظاہر کہ اس کے ہاں مخفی وظاہر اعمال یکساں ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندوں کے تمام اعمال سے خواہ وہ اچھے ہوں یا برے آگاہ ہے۔ اسی طرح

ارشاد باری تعالی ہے :

وَهُوَ الَّذى فِى السَّماءِ إِلٰهٌ وَفِى الأَرضِ إِلٰهٌ وَهُوَ الحَكيمُ العَليمُ ٨٤ ... سورة الزخرف

''اور وہی (ایک) آسمانوں میں معبود ہے اور (وہی) زمین میں معبود ہے اور وہ دانا (اور) علم والا ہے۔''

کے معنی یہ ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی آسمانوں میں معبود ہے اور وہی زمینوں میں بھی معبود ہے۔ آسمانوں اور زمینوں میں رہنے والے اسی کی عبادت کرتے ہیں اور سب اس کے سامنے عاجز و درماندہ ہیں سوائے اس کے جس پر بدبختی غالب آگئی ہو اور اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہو اور ایمان نہ لایا ہو، وہ اپنی شریعت وتقدیر میں دانا اور اپنے بندوں کے تمام اعمال کو جاننے والا ہے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے :

أَلَم تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعلَمُ ما فِى السَّمٰوٰتِ وَما فِى الأَرضِ ما يَكونُ مِن نَجوىٰ ثَلٰثَةٍ إِلّا هُوَ رابِعُهُم وَلا خَمسَةٍ إِلّا هُوَ سادِسُهُم وَلا أَدنىٰ مِن ذٰلِكَ وَلا أَكثَرَ إِلّا هُوَ مَعَهُم أَينَ ما كانوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِما عَمِلوا يَومَ القِيٰمَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَىءٍ عَليمٌ ‌ ٧ ... سورة المجادلة

’’کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اللہ کو سب معلوم ہے (کسی جگہ) تین آدمیوں کا کانوں میں صلاح ومشورہ نہیں ہوتا مگر وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کا مگر وہ ان میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ کہیں ہوں پھر جو کام یہ کرتے رہے ہیں قیامت کے دن وہ (ایک ایک) ان کو بتائے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔‘‘

کے معنی یہ ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی اپنے تمام بندوں کے حالات سے آگاہ ہے خواہ وہ کہیں بھی ہوں، وہ ان کے کلام اور مخفی باتوں اور سرگوشیوں کو سنتا اوران کے اعمال کو جانتا ہے۔ اللہ تعالی کے علم اوران تمام باتوں کے سننے کے ساتھ ساتھ اس کی طرف سے مقررکردہ فرشتے کراما کاتبین ان سب باتوں کو لکھتے بھی جارہے ہیں۔ اہلسنت والجماعت کے نزدیک اس آیت کریمہ میں مذکور ’’معیت‘‘ سے مراد ’’معیت علم‘‘ ہے یعنی اللہ تعالی اپنے علم کے ساتھ ان کے پاس ہے، ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے، ان کو دیکھ رہا ہے، اپنی مخلوق سے مطلع اورباخبر ہے کہ مخلوق کا کوئی کام بھی اس سے مخفی نہیں رہ سکتا اوراس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی تمام مخلوق سے اوپر ہے، عرش پر اس طرح مستوی ہے جس طرح اس کے جلال اور عظمت کے لائق ہے اوروہ اپنی صفات میں مخلوق کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا، جس طرح کہ اس نے خود ہی ارشاد فرمایا ہے:

لَيسَ كَمِثلِهِ شَىءٌ وَهُوَ السَّميعُ البَصيرُ ‌ ١١ ... سورة الشورىٰ

’’اس جیسی کوئی چیز نہیں اوروہ سنتا دیکھتا ہے۔‘‘

پھر وہ روز قیامت اپنے بندوں کو ان تمام اعمال کی خبر دے گا جو انہوں نے دنیا کی زندگی میں کئے تھے کیونکہ وہ ہر چیز کو جانتا اورہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وہ عالم الغیب ہے کہ آسمانوں اورزمینوں کی کوئی ذرہ بھر چیز بھی اس کے علم سے باہر نہیں بلکہ ہر چھوٹی بڑی چیز کتاب مبین میں لکھی ہوئی ہے۔

باقی رہی اس باندی والی حدیث جس کے آقا نے اسے مارنے کے کفارہ کے طور پر آزاد کرنا چاہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ تو اس نے کہا ’’آسمان میں۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا ’’میں کون ہوں؟‘‘ تو اس نے جواب دیا کہ ’’آپ اللہ کے رسول ہیں۔‘‘ تو آپؐ نے فرمایا ’’اسے آزاد کردو یہ مومنہ ہے۔‘‘ تو یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی مخلوق سے بلند ہے نیز اس بات کا اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اعتراف ایمان کی دلیل ہے۔

یہ ان آیات کے مختصر معنی ہیں جن کے بارے میں آپ نے پوچھا تھا، ان آیات اوران کے ہم معنی ان صحیح احادیث کے بارے میں جو اللہ تعالی کے اسماء وصفات پر دلالت کناں ہیں، مسلمان پر واجب ہے کہ وہ مسلک اہلسنت والجماعت کو اختیار کرے اوروہ یہ کہ ان آیات واحادیث پر ایمان لایا جائے، جن امور پر یہ دلالت کرتی ہیں ان کی صحت کا اعتقاد رکھا جائے اوراللہ تعالی کے لئے انہیں اس طرح مانا جائے جس طرح اس کی ذات گرامی کے لائق ہے اوران میں تحریف، تکییف اور تمثیل کی روش کو اختیار نہ کیا جائے کہ یہی وہ صحیح مسلک ہے جس پر سلف صالح گامزن تھے اورسب کا اس کی صحت پر اتفاق تھا۔ اسی طرح ہر مسلمان جو اپنے لئے سلامتی چاہتا ہے، پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ ان امور میں واقع ہونے سے اجتناب کرے جو اللہ تعالی کی ناراضی کا باعث ہیں اوران اہل ضلالت کے راستے سے دور ہو جائے جو اللہ تعالی کی صفات کی تاویل کرتے اوران کی نفی کرتے ہیں۔ اللہ تعالی ان ظالموں اورجاہلوں کی باتوں سے بہت ہی بلند وبالا اورارفع واعلی ہے۔ ہم آپ کے لئے ’’العقیدۃ الواسطیۃ‘‘ از شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مع شرح از شیخ محمد خلیل ہراس کا ایک نسخہ بھی ارسال کر رہے ہیں کیونکہ اس کتاب میں اس موضوع سے متعلق خاصی مفصل بحث ہے جس کے بارے میں آپ نے سوال کیا ہے۔ ہم اللہ تعالی کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو اعلی نافع اوراس کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے، نیز ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق عمل کی توفیق ارزاں فرمائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص195

محدث فتویٰ